سوال

خلاق اختیار کرنا (133)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالی کے اسماء وصفات کے معانی کے مطابق اخلاق اختیار کرنا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کا مؤرخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۶ء کا لکھا ہوا مکتوب گرامی موصول ہوا جس میں آپ نے یہ سوال بھی پوچھا ہے کہ ایک خطیب صاحب نے خطبۂ جمعہ میں اس بات کی ترغیب دی کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کو اپنایا جائے اور اس کے اخلاق کو اختیار کیا جائے۔ کیا اس کلام کا کوئی وزن اور مقصد ہے اور ان سے پہلے بھی کسی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تعبیر نامناسب ہے لیکن اس کا محمل صحیح ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کے تقاضے اور اس کے اسماء حسنیٰ کے مطابق اخلاق اختیار کرنے کی ترغیب و تلقین، لیکن یہاں صفات سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ صفات ہیں جن کے تقاضا کے مطابق متصف ہونا مخلوق کے لئے مستحسن ہے

علامہ ابن قیمؒ نے اپنی کتابوں ''عدة الصابرین'' اور ''الوابل الصیب'' اور شائد ''مدارج'' اور ''زادالمعاد'' کے علاوہ دیگر کتابوں میں بھی اس مسئلہ کو بیان فرمایا ہے، چنانچہ ''عدة'' اور ''وابل'' کے حوالے پیش خدمت ہیں۔

علامہ ابن قیمؒ ''عدة الصابرین'' کے ص ۳۱۰ پر رقم طراز ہیں کہ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ حقیقی معنوں میں شکور ہے تو اپنی مخلوق میں سے اسے وہ شخص زیادہ پسند ہوگا جو صفت شکر سے متصف ہو اور اسے وہ بے حد ناپسند ہوگا جو صفت شکر کو معطل کردے یا ناشکری کی صفت سے موصوف ہو۔ اسی طرح اسماء حسنیٰ کا مع

ں ۴۲ پر لکھا ہے کہ جو رب جل جلالہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے کہ وہ عطا فرماتا ہے اور لیتا نہیں، وہ کھانا کھلاتا ہے اور خود کھاتا نہیں، وہ سب سے بڑھ کر جود وسخا کا مظاہرہ فرمانے والا ہے، وہ سب سے زیادہ کرم فرمانے والا ہے۔ مخلوق میں سے بھی اسے سب سے زیادہ پسند وہ ہے جو ان صفات کے ز

امید ہے کہ میں نے جو کچھ ذکر کیا یہ کافی ہوگا اور اس سے فائدہ بھی حاصل ہوگا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو دین میں فقاہت (سمجھ) عطا فرمائے اور دین کے حق کو ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص129

محدث فتویٰ